نیکیاں چھپائیے

23-01-2020

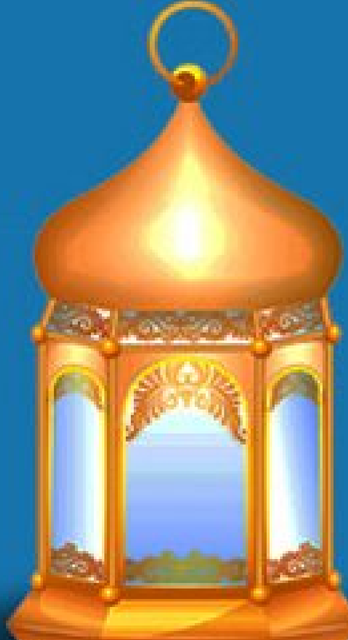

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Sisters)

Contents

دُرُودِپاک کی فضیلت	81
بَیان سُننے کی نیتیں	82
ریاکاری کی تباہ کاری	83
ریاکاری کی تباہ کاریاں	86
ریاکاری کی تعریف	86
ریاکاری کی مَذمَّت پر2 فرامینِ الٰہی	87
ریاکاری کی مذمت پر2 فرامینِ مصطفٰے	88
نیکیاں مال وزر سے زیادہ قیمتی ہیں	89
رِیاکاری کی مختلف مثالیں	90
بدگمانی سے بچئے!	91
تنہائی میں عبادت کی فضیلت	93
اَعمال کو پوشیدہ رکھنے کی فضیلت	93
(1) نیکیاں چھپانے کا انوکھا انداز	95
(2)چالیس سال نفل روزے رکھے مگر...	96
اخلاص کے ساتھ عمل کرنے کا انعام	97
اِخلاص پیدا کرنے کے 12 طریقے	99
سونے جاگنے کی سُنتیں اور آداب	100

بیان:4 ہر مبلغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

دُرُوْدِ پاک کی فضیلت

نبیِ کریم، رءوف رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: جسے یہ پسند ہو کہ اللہ پاک کی بارگاہ میں پیش ہوتے وَقت اللہ پاک اُس سے راضی ہو تو اسے چاہیے کہ مجھ پر کثرت سے دُرُود شریف پڑھے۔[1]

ہم نے خطا میں نہ کی تم نے عطا میں نہ کی کوئی کمی سَروَرا تم پہ کروروں دُرُود

(حدائقِ بخشش، ص۲۷۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصُولِ ثَواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اَچھّی اَچھّی نیتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نیّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[2]

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیتیں زیادہ اتنا ثواب بھی زیادہ۔

1 . . . مسند الفردوس، ۲/۲۸۴، حدیث: ۶۰۸۳

2 . . . معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

بَیان سُننے کی نیتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی، بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰـه، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰـهِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سلام و مُصافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اِس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آج کے ہمارے بیان کا موضوع ہے **"نیکیاں چھپایئے"** ریاکاری کی تباہ کاریاں، ریاکاری کی تعریف، ریاکاری کی مَذمَّت میں آیات و احادیث، ریاکاری کی مثالیں، نیکیاں چھپانے کے حوالے سے بُزرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْن کے اقوال اور واقعات، اخلاص کا انعام، جذبۂ اخلاص پیدا کرنے کے طریقے اور دیگر کئی اہم ترین نِکات اس بیان میں ہم سنیں گی۔ اے کاش! ہمیں سارا بیان اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ سننا نصیب ہو جائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

ریاکاری کی تباہ کاری

حضرت منصور بن عمّار رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ ارشاد فرماتے ہیں: ایک نہایت عبادت گزار، پابندِ تَہَجُّد اور گِریہ وزاری کرنے والا شخص، مجھ سے بہت عقیدت رکھنے والا اور میرے دُکھ سُکھ کا ساتھی تھا۔ وہ اکثر ملاقات کے لئے میرے پاس آیا کرتا تھا۔ پھر کافی دن تک نہ آیا پوچھنے پر معلوم ہوا کہ وہ شدید بیمار ہے۔ میں اس کے گھر گیا تو دیکھا کہ اس کا چہرہ سیاہ، آنکھیں نیلی اور ہونٹ موٹے ہو چکے ہیں۔ میں نے ڈرتے ڈرتے کہا: "اے میرے بھائی! لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ کی کثرت کر!" اس نے آنکھیں کھولیں اور مشکل سے میری طرف دیکھا، پھر اس پر بے ہوشی طاری ہوگئی۔ دوسری مرتبہ بھی ایسا ہی ہوا۔ تیسری مرتبہ میں نے کہا کہ "اگر تُو نے کلمہ طیبہ نہ پڑھا تو نہ میں تجھے غسل دوں گا، نہ کفن اور نہ ہی تیری نمازِ جنازہ پڑھوں گا۔" یہ سن کر اُس نے آنکھیں کھولیں اور کہا: "اے میرے بھائی منصور! کلمۂ طیبہ اور میرے درمیان رُکاوٹ کھڑی کر دی گئی ہے۔ میں نے کہا: "لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم" کہاں گئیں تیری وہ نمازیں، وہ روزے اور راتوں کا قیام؟" یہ سن کر اس نے بڑی حسرت سے کہا: **میرے وہ اعمال اللہ پاک کی رضا کے لئے نہیں تھے**، بلکہ میں اس لئے عبادت کیا کرتا تھا تاکہ لوگ مجھے نمازی، روزے دار اور تہجد گزار کہیں۔ جب میں تنہائی میں ہوتا تو چُھپ کر بَرَہْنہ (یعنی عریاں) ہو کر شراب پیتا اور نافرمانیوں سے اپنے رَبِّ کریم کا مقابلہ کرتا۔ ایک عرصے تک گناہوں کا یہ سلسلہ جاری رہا۔ پھر میں ایسا شدید بیمار ہوا کہ بچنے کی امید نہ رہی، میں نے قرآن پاک منگوا کر پڑھنا شروع کیا جب سورۂ یٰسین تک پہنچا تو قرآنِ کریم کو بلند

کر کے بارگاہِ خداوندی میں عرض کی: ”اے اللہ پاک! اس قرآنِ عظیم کے صَدقے مجھے شفاعطا فرما، میں آئندہ گناہ نہیں کروں گا۔“ اللہ کریم نے میری دعا قبول کی اور میں ٹھیک ہو گیا۔ پھر شیطان لعین نے مجھے میرے رَبِّ کریم سے کیا ہوا عہد بُھلا دیا اور میں پھر عرصۂ دراز تک گناہوں میں مشغول رہا۔ پھر مجھ پر شدید بیماری مُسَلَّط کر دی گئی۔ جب موت کے سائے گہرے ہونے لگے تو میں نے پھر قرآنِ کریم کا واسطہ دے کر معافی و صحت کی بھیک مانگی، میرے کریم پَرْوَرْدْگار نے مجھے پھر شِفاعطا فرما دی لیکن میں پھر نفسانی خواہشات اور نافرمانیوں میں پڑ گیا۔ میں نے پھر قرآنِ پاک منگوایا اور پڑھنے لگا تو ایک حرف بھی نہ پڑھ سکا۔ اب میں سمجھ گیا کہ اللہ کریم مجھ پر سخت ناراض ہے، میں نے قرآنِ کریم ہاتھ میں اٹھا کر عرض کی: ”یا اللہ پاک! اس مصحف شَریف کی عظمت کا صدقہ! مجھے اس بیماری سے شفاعطا فرما۔“

اتنے میں میں نے ہاتفِ غیبی کی یہ آواز سنی: جب تجھ پر بیماری آتی ہے تو تُو توبہ کرلیتا ہے، جب تندرست (Healthy) ہو جاتا ہے تو پھر گناہ کرنے لگتا ہے۔ شدتِ مرض میں تُو روتا ہے اور قوّت ملنے کے بعد پھر نافرمانیوں میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ کتنی ہی مصیبتوں اور آزمائشوں میں تو مبتلا ہوا مگر اللہ پاک نے تجھے ان سب سے نجات عطا فرمائی۔ اس کے منع کرنے اور روکنے کے باوجود تُو گناہوں میں ڈوبا رہا اور عرصۂ دراز تک اس سے غافل رہا۔ کیا تجھے موت کا خوف نہ تھا؟ تُو عقل اور سمجھ رکھنے کے باوجود گناہوں پر ڈَٹا رہا اور تُو اپنے اوپر اللہ کریم کا فضل و کرم بھول گیا۔ خوفِ خدا سے نہ کبھی تجھ پر کپکپی طاری ہوئی نہ تیرے آنسو بہے۔ کتنی مرتبہ تُو نے اللہ کریم سے کیا ہوا

وعدہ توڑ ڈالا، بلکہ تُو ہر بھلائی کو بھول گیا۔ دُنیا ہی میں تجھے بتایا جارہاہے کہ تیرا ٹھکانا قبر ہے، جو ہر لمحہ تجھے موت کی آمد کی خبر سنا رہی ہے۔

حضرت منصور بن عمّار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: خدا کی قسم! اس کی باتیں سن کر میں زار و قطار روتا ہوا واپس پلٹا، گھر پہنچنے سے پہلے ہی مجھے خبر ملی کہ اس کا انتقال ہو گیا ہے۔ ہم اللہ پاک سے حُسنِ خاتمہ کی دعا کرتے ہیں کیونکہ بہت سے روزے دار اور راتوں کو قیام کرنے والے بُرے خاتمے سے دوچار ہو گئے۔[1]

مجھے دیدے ایمان پر اِستِقامت | پئے سَیِّدِ مُحْتَشَم یااِلٰہی

خُدایا بُرے خاتِمے سے بچانا | پڑھوں کلمہ جب نکلے دَم یااِلٰہی

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۱۱۰)

یہاں ایک اہم مسئلہ سماعت فرمالیجئے کہ اگر کوئی مسلمان مرتے وقت کلمہ نہ پڑھ سکے یا مَعَاذَ اللہ اس کی زبان سے کوئی کُفریہ کلمہ نکل جائے پھر بھی اس پر کُفر کا حکم نہیں لگایا جائے گا۔ ہو سکتا ہے کہ موت کی سختی کی وجہ سے عقل زائل ہو گئی ہو اور اس کی زبان سے ایسے الفاظ بغیر ارادے کے نکلے ہوں۔ بہارِ شریعت میں ہے: "مرتے وقت مَعَاذَ اللہ اس کی زبان سے کلمۂ کُفر نکلا تو کُفر کا حکم نہ دیں گے کہ ممکن ہے موت کی سختی میں عقل جاتی رہی ہو اور بے ہوشی میں یہ کلمہ نکل گیا۔ بہت ممکن ہے کہ اس کی بات پوری سمجھ میں نہ آئے کہ ایسی شِدَّت کی حالت میں آدمی پوری بات صاف طور پر ادا کرلے، دشوار ہوتا ہے۔"[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... الروض الفائق، ص۷ ملخصا

2 ... بہارِ شریعت، ۱/۸۰۹، حصہ: ۴

ریاکاری کی تباہ کاریاں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ لرزہ خیز حکایت سے معلوم ہوا! ☆ریاکاری کے سبب اللہ پاک سخت ناراض ہوتا ہے، ☆ریاکاری کے سبب انسان دُنیا کے اندر ہی ذِلّت و رُسوائی کا مزہ چکھ لیتا ہے، ☆ریاکاری کے سبب نیک اعمال برباد ہو جاتے ہیں، ☆ریاکاری کے سبب اللہ والوں کی برکات سے محرومی کا سامنا کرنا پڑ جاتا ہے، ☆ریاکاری کے سبب مرتے وقت کلمہ نصیب نہ ہونے کا خطرہ رہتا ہے، ☆ریاکاری کے سبب عقل پر پردے پڑ جاتے ہیں، ☆ریاکاری کے سبب انسان کے دل سے خوفِ خدا نکل جاتا ہے، ☆ریاکاری کے سبب انسان گناہوں پر دلیر ہو جاتا ہے، ☆ریاکاری کے سبب انسان اللہ پاک کے فضل و کرم کو بھول جاتا ہے، ☆ریاکاری کے سبب انسان اللہ کریم کی کرم نوازی اور اس کی رحمت سے دور ہو جاتا ہے، ☆ریاکاری کے سبب انسان اللہ پاک کے وعدے کو بھول جاتا ہے، اَلْغَرَض! ریاکاری ایسا خطرناک مرض ہے جس میں مبتلا ہو کر انسان بے شُمار اچھائیوں سے محروم اور بے شُمار برائیوں کا شکار ہو جاتا ہے۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم شیطان کے اس خطرناک ترین وار ریاکاری کی آفت سے بچیں، اللہ کریم کی بارگاہ میں اس آفت سے پناہ طلب کریں اور ہر عمل صرف اور صرف رضائے الٰہی کے لئے کریں۔

ریاکاری کی تعریف

پیاری پیاری اسلامی بہنو! رِیاکاری کے بعض نقصانات کے مُتَعَلِّق ہم نے سنا، آیئے! اب رِیاکاری کی تعریف (Definition) سنتی ہیں، تاکہ ہم بھی ریاکاری کی آفت

سے اپنے آپ کو بچانے میں کامیاب ہو سکیں چُنانچہ

ریاکاری یہ ہے کہ اللہ پاک کی رِضا کے علاوہ کسی اور اِرادے سے عبادت کرنا۔ گویا عبادت سے یہ غَرَض ہو کہ لوگ اس کی عبادت پر آگاہ ہوں تاکہ وہ ان لوگوں سے مال بٹورے یا لوگ اس کی تعریف کریں یا اسے نیک سمجھیں یا اسے عزّت وغیرہ دیں۔[1]

ریاکاری کی مَذمَّت پر 2 فرامینِ الٰہی

ریاکاری کا شُمار ان گناہوں میں ہوتا ہے جن کی مَذمَّت قرآن و حدیث میں بیان کی گئی ہے۔ آیئے! ریاکاری کی مَذمَّت پر 2 فرامینِ الٰہی سنئے، چُنانچہ

پارہ 16 سُوْرَۃُ الْکَھْف کی آیت نمبر 110 میں ارشادِ رَحْمٰن ہے:

فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّ لَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖۤ اَحَدًا (۱۱۰) (پ۱۶، الکہف: ۱۱۰)

تَرجَمۂ کنزُالایمان: تو جسے اپنے رَبّ سے ملنے کی اُمّید ہو اُسے چاہئے کہ نیک کام کرے اور اپنے رَبّ کی بندگی میں کسی کو شریک نہ کرے۔

حضرت کثیر بن زِیاد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے اِس آیت کا مطلب پوچھا تو فرمایا: یہ مومن کے بارے میں نازِل ہوئی۔ میں نے کہا: کیا وہ اللہ پاک کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراتا ہے؟ فرمایا: نہیں، لیکن عمل میں شِرک کرتا ہے کیونکہ وہ اس عمل سے اللہ پاک اور لوگوں کی رِضا چاہتا ہے۔ اس وجہ سے وہ عمل قبول نہیں ہوتا۔[2]

---

1 . . . الزواجر، الباب الاول فی الکبائر الباطنیۃ۔۔۔ الخ، الکبیرۃ الثانیۃ الشرك الاصغر۔۔۔ الخ، ۱ / ۸۶

2 . . . تفسیر درمنثور، پ۱۶، الکہف، تحت الآیۃ: ۱۱۰، ۵ / ۴۷۰

پارہ 5 سُوْرَۃُ النِّسآء کی آیت نمبر 38 میں فرمانِ باری ہے:

وَ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ رِئَآءَ النَّاسِ وَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ لَا بِالْیَوْمِ الْاٰخِرِؕ-وَ مَنْ یَّكُنِ الشَّیْطٰنُ لَهٗ قَرِیْنًا فَسَآءَ قَرِیْنًا(۳۸) (پ۵، النسآء:۳۸)

ترجَمۂ کنزُالعِرفان: اور وہ لوگ جو اپنے مال لوگوں کے دکھاوے کے لئے خرچ کرتے ہیں اور نہ اللہ پر ایمان لاتے ہیں اور نہ ہی آخرت کے دن پر (تو ان کے لئے شدید وعید ہے۔) اور جس کا ساتھی شیطان بن جائے تو کتنا برا ساتھی ہو گیا۔

اسی طرح کثیر اَحادیثِ مُبارکہ میں بھی ریاکاری کی مَذمّت بیان کی گئی ہے، آیئے! اس بارے میں 2 فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنئے اور عبرت حاصل کیجئے، چُنانچہ

ریاکاری کی مذمت پر 2 فرامینِ مصطفٰے

1۔ ارشاد فرمایا: بے شک دوزخ میں ایک وادی ہے جس سے دوزخ روزانہ چار سو مرتبہ پناہ مانگتی ہے، اللہ پاک نے یہ وادی اُمّتِ محمدیہ کے اُن رِیاکاروں کے لئے تیّار کی ہے جو قرآنِ پاک کے حافِظ، اللہ پاک کے علاوہ کسی اور کے لئے صَدَقہ کرنے والے، اللہ پاک کے گھر کے حاجی اور راہِ خدا میں نکلنے والے ہوں گے۔[1]

2۔ ارشاد فرمایا: جب اللہ کریم تمام پچھلوں اور اگلوں کو قیامت کے اس دن میں جمع فرمائے گا جس میں شک نہیں، تو ایک مُنادی ندا کرے گا، جس نے کوئی کام اللہ کریم کے لیے کیا اور اس میں کسی کو شریک کرلیا وہ اپنے عمل کا ثواب اسی شریک سے طلب کرے کیونکہ اللہ کریم تمام شریکوں کے شرک سے بالکل بے نیاز ہے۔[2]

1...معجم کبیر، ۱۲/۱۳۶، حدیث: ۱۲۸۰۳

2...ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورۃ الکھف، ۵/۱۰۵، حدیث: ۳۱۶۵

عطا کر دے اخلاص کی مجھ کو نعمت　　　　نہ نزدیک آئے ریا یاالٰہی
(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۰۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

نیکیاں مال وزر سے زیادہ قیمتی ہیں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ آیات اور فرامینِ رسول سے ان کو عبرت حاصل کرنی چاہئے جو بلاوجہ اپنی نیکیوں کا اعلان کر کے ریاکاری کی نحوست میں مبتلا ہو جاتی ہیں۔ یاد رکھئے! یہ نیکیاں مال و دولت اور جائیداد سے بھی زیادہ قیمتی اور اَہمیّت رکھتی ہیں، اس بات کو یوں سمجھئے کہ اگر کوئی اسلامی بہن مال و دولت جمع کرتی ہے تو اسے بس یہی فکر لگی رہتی ہے کہ کہیں میرا مال ضائع نہ ہو جائے، چوری نہ ہو جائے، ڈاکہ نہ پڑ جائے، خراب نہ ہو جائے، مجھے نقصان (Loss) نہ ہو جائے، یوں ہی جائیداد سے مُتَعلِّق بھی فکر مند رہتی ہے کہ کہیں جائیداد پر قبضہ نہ ہو جائے، اس کی ڈبل فائل نہ نکل آئے، کوئی اور شخص ملکیت کا دعویٰ نہ کر دے وغیرہ، لہٰذا وہ اپنے مال اور جائیداد کی حفاظت کی خاطر ہر ممکن کوشش کرتی ہے، کیمرے لگاتی ہے، کسی کے سامنے اپنے اثاثہ جات کا اظہار نہیں کرتی، جبکہ ریاکار محنت کر کے مال و جائیداد سے قیمتی ترین چیز یعنی نیکیاں تو جمع کر لیتے ہیں مگر ان کو محفوظ رکھنے کا بالکل بھی ذہن نہیں رکھتے، آیئے! سنتی ہیں کہ ہم کس کس طریقے سے ریاکاری کے گناہ میں مبتلا ہو رہی ہیں۔ یاد رہے! جو مثالیں ابھی بیان کی جا رہی ہیں وہ اگرچہ رِیاکاری ہی کی ہیں تاہم کئی جگہ نیّت کے فرق سے اَحکام میں تبدیلی ہو سکتی ہے۔ کیونکہ رِیاکاری کا تعلُّق دل سے ہے اور کسی کے دل کے حالات ہر کسی کو معلوم

نہیں ہوسکتے۔ لہٰذا اِن مثالوں پر قِیاس کرتے ہوئے کسی پر بدگمانی نہ کی جائے، بلکہ ہم سب کو اپنا محاسبہ کرنا چاہئے کہ کہیں ہم تو اس مصیبت میں مبتلا نہیں، آیا یہ کام کرتے وقت ہماری نیتیں واقعی خالص ہیں یا دوسروں کو دکھانے کے لئے یہ کر رہی ہیں۔

رِیاکاری کی مختلف مثالیں

☆فنِ قراءت اس لئے سیکھنا کہ اسلامی بہنیں "قاریہ" کہیں۔ ☆اپنے لئے عاجِزی کے الفاظ مثلاً گنہگار، ناکارہ وغیرہ اس لئے بولنا یا لکھنا کہ دوسری اسلامی بہنیں عاجزی کی پیکر سمجھیں۔ ☆اسلامی بہنوں کے دلوں میں جگہ بنانے کیلئے اِس طرح کے جملے کہنا: مجھے گناہوں سے بڑا ڈر لگتا ہے، مجھے بُرے خاتمے کا خوف رہتا ہے، ہائے! اندھیری قبر میں کیا ہو گا! آہ! قِیامت میں حساب کیسے دوں گی! وغیرہ۔ ☆دُنیا سے بے رغبتی اور اپنی نیک نامی کی چھاپ ڈالنا۔ ☆اسلامی بہنوں کے سامنے ہاتھ میں تسبیح رکھنا، ان کے سامنے ہونٹ ہلا کر یا آواز سے ذکر و اذکار یا درودِ پاک اس لئے پڑھنا کہ وہ نیک سمجھیں۔ ☆اسلامی بہنوں کے سامنے کھاتے پیتے، اُٹھتے بیٹھتے وغیرہ مواقع پر سنّتوں کا اچھی طرح خیال رکھنا تاکہ اسلامی بہنیں اسے سنّتوں پر عمل کرنے والی قرار دیں۔ ☆دعوت میں یا دوسروں کی موجودگی میں اِس لئے کم کھانا کہ اسلامی بہنیں اسے سنّت کی پیروی کرنے والی اور کم کھانے والی تصوُّر کریں۔ ☆کسی کو اپنی نیکیاں بتا کر یہ کہنا کہ "**آپ کسی اور کو مت بتانا**" تاکہ سامنے والی متاثر ہو کہ بہت مخلص ہے جو کسی پر اپنا نیک عمل ظاہر نہیں کرنا چاہتی۔ ☆رَمضانُ الْمُبارَک میں اعتِکاف کرنا، سب کے سامنے تِلاوت کرنا، یا خوب گِڑگِڑا کر اس لئے دعائیں مانگنا کہ اسلامی بہنیں نیک سمجھیں۔ ☆اپنے دینی کارنامے اس

لئے بیان کرنا کہ سُننے والی اسلامی بہنیں اِسے دین کی بہت بڑی خادِمہ تصوُّر کریں اور اس کی عظمتوں کے گن گائیں۔ ☆پیچیدہ مسائل کو آسان کرکے اِس لئے بیان کرنا تاکہ واہ واہ ہو۔ ☆دین و دُنیا سے مُتَعلِّق باریک اور انوکھی باتیں اِس لئے بیان کرنا کہ اسلامی بہنوں پر اپنی کثرتِ معلومات کا سِکّہ بیٹھ جائے۔ ☆دوسروں کی موجودگی میں اِس لئے خاموش رہنا یا اشارے سے یا لکھ کر گفتگو کرنا کہ اسلامی بہنیں سنجیدہ، خاموش طبیعت اور زَبان کا قفلِ مدینہ لگانے والی تصوُّر کریں۔

☆اسی طرح کوئی کہتی ہے: میں ہر سال رجب، شعبان اور رَمَضان کے روزے رکھتی ہوں۔ ☆کوئی کہتی ہے: میں اتنے سالوں سے پانچوں نمازیں ادا کرتی ہوں۔ ☆کوئی اپنے حج کی تعداد کا تو کوئی عُمرے کی گنتی کا اعلان کرتی ہے۔ ☆کوئی کہتی ہے: میں اتنے عرصے سے بلاناغہ مَدَنی کام کررہی ہوں۔ ☆میں اتنے عرصے سے دعوتِ اسلامی کی فُلاں فُلاں ذِمّے داری پر ہوں۔ ☆کوئی کہتی ہے: میں روزانہ اتنی تعداد میں دُرود شریف پڑھتی ہوں۔

بدگمانی سے بچئے!

یہ بات دوبارہ ذہن نشین کرلیجئے! رِیاکاری کی یہ تمام مثالیں(Examples) سننے والی کے اپنے آپ میں رِیاکاری تلاش کرنے کے لئے ہیں، کسی دوسرے کو رِیاکار قرار دینے کے لئے نہیں کیونکہ رِیاکاری کا تَعَلُّق دل سے ہے اور کسی کے دل کے حالات ہر کسی کو معلوم نہیں ہوسکتے۔ لہٰذا اِن مثالوں پر قِیاس کرتے ہوئے کسی اسلامی بہن پر بدگمانی نہ کی جائے۔ حضرت مکحول دمشقی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب تم کسی کو روتے دیکھو تو

اُس کے ساتھ رونے لگ جاؤ یہ بدگمانی نہ کرو کہ وہ لوگوں کو دکھانے کیلئے ایسا کر رہا ہے۔ میں نے ایک بار ایک شخص کو روتا دیکھ کر بدگمانی کی تھی کہ یہ رِیاکاری کر رہا ہے تواِس کی سزا میں ایک سال تک (خوفِ خدا اور عشقِ مصطفٰے میں) رونے سے محروم رہا۔[1]

بدگمانی، بدنگاہی سے بچیں | کیجئے رحمت اے نانائے حسین
دولتِ اخلاص ہم کو دیجئے | کیجئے رحمت اے نانائے حسین

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۲۵۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے! ہمارے مُعاشَرے کو ریاکاری کی دیمک نے کس طرح کھوکھلا کیا ہوا ہے۔ یاد رکھئے! نفس و شیطان ہمارے دشمن ہیں، یہ مختلف حیلے بہانوں سے ہمیں ریاکاری کی دلدل میں گرا کر ہماری نیکیاں ضائع کروانا چاہتے ہیں، لہٰذا ان کے واروں سے ہوشیار رہئے اور اپنا یہ ذہن بنالیجئے کہ ہمیں کوئی بھی نیکی کر کے بلاوجہ نہ کسی کو دکھانا ہے، نہ سنانا ہے اور نہ ہی جتلانا ہے، اگر دکھانا یا سنانا ہی ہے تو صرف اور صرف اس ذات کو جس نے ہمیں نیکی کرنے کی توفیق بخشی ہے، جس نے ہمیں پیدا کیا ہے، جو ہمارا خالق و مالک ہے، جس کی بارگاہ سے ہمیں ثواب ملنا ہے، جو ہمارے اعمال قبول فرماتا ہے، جو ہمیں جنّت میں داخل فرمائے گا، جس کو ہماری نیتوں اور ہمارے دلوں کے حالات کا علم ہے۔ بالفرض کسی کے دل میں یہ شیطانی وسوسہ آئے کہ جب ریاکاری کی اِس قدر آفتیں ہیں تو سِرے سے نیک اعمال مثلاً نماز، روزہ، مَدَنی کام اور

---

1 . . . تنبیہ المغترین، ص۱۰۷

سنتوں بھرے بیانات کرنا سننا ہی چھوڑ دیئے جائیں تا کہ کم از کم ریاکاری کی تباہ کاریوں سے تو بچ جائیں گی۔ یاد رکھئے! اگر ناک (Nose) پر مکھی بیٹھ جائے تو مکھی کو اُڑایا جاتا ہے ناک نہیں کاٹی جاتی، لہٰذا ریاکاری کے خوف سے نیک اعمال چھوڑنا ہرگز عقلمندی نہیں، نیک اعمال چھوڑنے کے بجائے ان میں نیّت کی درستی اور اخلاص پیدا کرنے کی بھرپور کوشش کرنی چاہئے۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ جو خُوش نصیب مسلمان اخلاص کے ساتھ اللہ پاک کی عبادت کرتے ہیں اور لوگوں پر اپنی نیکیاں ظاہر نہیں ہونے دیتے تو رَبِّ کریم ان سے خُوش ہو کر ان پر انعام واکرام کی بارشیں فرماتا ہے۔ آیئے! اس بارے میں اولیائے کرام کے چند اقوالِ زریں سنتی ہیں، چُنانچہ

تنہائی میں عبادت کی فضیلت

حضرت کَعْبُ الاَحْبار رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جس نے ایک رات بھی اللہ کریم کی ایسے عبادت کی کہ اسے کوئی جاننے والا نہ دیکھے تو وہ گناہوں سے ایسے نکل گیا جیسے اپنی رات سے (دن کی طرف) نکل جاتا ہے۔[1]

اَعمال کو پوشیدہ رکھنے کی فضیلت

مزید فرماتے ہیں: جسے یہ پسند ہو کہ فرشتوں کی ایک بڑی جماعت اس کے لئے دعائے مغفرت کرے، اس کی حفاظت کرے اور یہ غموں سے بے نیاز ہو جائے تو اسے چاہئے کہ جتنا ہو سکے گھر میں چھپ کر نماز پڑھے۔ ان کے لئے خُوشخبری ہے جو

1 . . .حلیۃ الاولیاء، کعب الاحبار، ۵/ ۴۲۰، رقم: ۷۵۹۰

اپنے گھروں کو سجدہ گاہ بناتے ہیں۔ مزید فرماتے ہیں: مسجدیں زمین پر متقی لوگوں کی رہائش گاہیں ہیں اور اللہ کریم اپنے فرشتوں کے سامنے اُن لوگوں پر فخر فرماتا ہے جو اپنی نماز، روزہ اور خیرات کو پوشیدہ رکھتے ہیں۔[1]

حضرت یوسف بن اسباط رَحمَۃُاللہِعَلَیْہ فرمایا کرتے تھے: اللہ کریم نے انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام میں سے کسی نبی پر وحی بھیجی کہ اپنی قوم کو کہہ دیجئے: وہ اعمال کو میرے لئے پوشیدہ کریں، میں ان کے اعمال کو ظاہر کردوں گا۔[2] یعنی جو شخص خدا کے لئے پوشیدہ عبادت کرے گا اللہ پاک اس کی عبادت کا چرچا دُنیا میں کرے گا اور دُنیا والوں میں وہ عبادت گزار مشہور(Famous)ہو جائے گا۔ البتہ فرض عبادات کا معاملہ الگ ہے مثلاً رَمضان کا روزہ فرض ہے تو اس کو کھلم کھلا رکھنا ہے تاکہ کوئی بدگمانی نہ کرے۔ اسی طرح پانچوں وقت کی نماز بھی ادا کرنی فرض ہے۔ بہر حال جیسی عبادت ہو گی ویسے ہی اس کا حکم ہو گا اور اجر ہر ایک کو نیّت کے مطابق ملے گا۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم ریاکاری سے بچنے اور نیکیوں کو چھپانے سے مُتَعَلِّق سن رہی تھیں۔ ریاکاری سے بچنے اور نیکیاں چھپانے کے حوالے سے اگر ہم اللہ والوں کی سیرت کا مطالعہ کریں تو یہ بات روزِ روشن کی طرح ہم پر ظاہر ہو جائے گی کہ ان حضرات کے سینے اخلاص کی دولت سے معمور ہوتے۔ یہ حضرات اپنی نیکیوں کا

1 . . . حلیۃ الاولیاء، کعب الاحبار، ۵/ ۴۲۱، رقم: ۷۵۹۵

2 . . . لطائف المعارف، وظائف شهر رمضان المعظم، ص ۱۸۶

ڈھنڈورا نہیں پیٹتے، اپنی نیکیوں کا اعلان نہیں کرتے، بلاوجہ اپنی نیکی کی دعوت کا چرچا نہیں کرتے بلکہ یہ اللہ والے تو اپنی نیکیوں کو اس طرح چھپاتے ہیں جس طرح لوگ اپنے گناہوں اور عیوب کو چھپاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ کریم ان سے خُوش ہو کر ان کی نیکیاں لوگوں پر ظاہر فرما دیتا ہے، عبادت کا نُور ان کے نُورانی چہروں سے ظاہر ہوتا ہے، لوگ انہیں **متقی، پرہیز گار، تہجد گزار، عابد و زاہد، ولیِ کامل، صوفیِ باصفا** اور **عاشقِ مدینہ** کہتے ہیں، ان کا وسیلہ دے کر اللہ پاک کی بارگاہ میں دعائیں کرتے ہیں، آیئے! ہم بھی ریاکاری کی آفت سے نجات پانے اور نیکیاں چھپانے کا ذہن بنانے کے لئے اللہ والوں کی سیرت کے 2 ایمان افروز واقعات سنتے ہیں، چُنانچہ

(1) نیکیاں چھپانے کا انوکھا انداز

حضرت ابُو الحسن محمد بن اسلم طُوسی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنی نیکیاں چھپانے کا بے حد خیال رکھتے تھے، یہاں تک کہ ایک بار فرمانے لگے: "اگر میرا بس چلے تو میں اعمال لکھنے والے دونوں فرشتوں سے بھی چھپ کر عبادت کروں۔" حضرت ابو عبدُ اللہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں بیس(20) سال سے زیادہ عرصہ ابُو الحسن رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی صحبت میں رہا مگر جُمُعَۃُ المُبارَک (ودیگر فرائض وواجبات) کے علاوہ کبھی آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو دو(2) رکعت نَفل بھی پڑھتے نہیں دیکھ سکا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ پانی کا کوزہ لے کر اپنے کمرۂ خاص میں تشریف لے جاتے اور اندر سے دروازہ بند کر لیتے تھے۔ میں کبھی بھی نہ جان سکا کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کمرے میں کیا کرتے ہیں، یہاں تک کہ ایک دن آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بچّہ زور زور سے رونے لگا۔ اس کی والدہ اسے چُپ کروانے کی کوشش کر رہی تھیں۔

میں نے پوچھا: "یہ بچّہ آخِر اس قدر کیوں رو رہا ہے؟" بی بی صاحِبہ نے فرمایا: "اس کے ابّو یعنی حضرت ابُو الحسن طوسی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس کمرے میں داخِل ہو کر تلاوتِ قرآن کرتے اور روتے ہیں تو یہ بھی ان کی آواز سن کر رونے لگتا ہے۔" شیخ ابو عبدُ اللہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: "حضرت ابُو الحسن طوسی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ (ریاکاری کی تباہ کاریوں سے بچنے کی خاطر) نیکیاں چھپانے کی بہت کوشش فرماتے تھے، یوں کہ اپنے اُس کمرۂ خاص سے عبادت کرنے کے بعد باہر نکلنے سے پہلے اپنا منہ دھو کر آنکھوں میں سُرمہ لگا لیتے تاکہ چہرہ اور آنکھیں دیکھ کر کسی کو اندازہ نہ ہونے پائے کہ یہ روئے تھے۔"[1]

(2) چالیس سال نفل روزے رکھے مگر...

حضرت داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ مسلسل چالیس (40) سال تک روزے رکھتے رہے مگر آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے اِخلاص کا یہ عالَم تھا کہ اپنے گھر والوں تک کو خبر نہ ہونے دی۔ وہ اس طرح کہ کام پر جاتے ہوئے دوپہر کا کھانا (Lunch) ساتھ لے لیتے اور راستے میں کسی کو دے دیتے، مغرب کے بعد گھر آکر کھانا کھا لیا کرتے۔[2]

مِرا ہر عمل بس تِرے واسطے ہو　　کر اِخلاص ایسا عطا یاالٰہی
رِیا کاریوں سے سیاہ کاریوں سے　　بچا یاالٰہی بچا یاالٰہی
(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۰۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! معلوم ہوا! ☆ اللہ کریم کے مقبول بندے

1... حلیۃ الاولیاء، محمد بن اسلم، ۹/۲۵۴، رقم:۱۳۸۰۳

2... تاریخ بغداد، رقم:۴۴۵۵، داود بن نصیر، ۸/۳۴۶

صرف اور صرف اللہ کریم کی رضا کی خاطر نیکیاں کرتے ہیں، ☆**اللہ کریم کے مقبول بندوں** کی آنکھیں رات کی تاریکی میں بھی خوفِ خدا و خوفِ آخرت کے سبب آنسوؤں سے تَر رہتی ہیں، ☆**اللہ کریم کے مقبول بندے** ساری ساری رات نیکیوں میں مشغول رہنے کے باوجود بھی اپنی نیکیوں کے بارے میں کسی کو علم نہیں ہونے دیتے، ☆**اللہ کریم کے مقبول بندوں** کی صحبت میں رہنے والوں کو بھی بعض اوقات ان کی نیکیوں کا پتا نہیں چل پاتا، اَلْغَرَض! **اللہ پاک کے مقبول بندوں** کا بس یہی ذہن بنا ہوا ہوتا ہے کہ ان کی نیکیوں کا علم صرف رَبِّ کریم کو ہو کیونکہ وہ اس کی رضا کے لئے ہی نیکیاں کرتے ہیں۔ **اللہ کرے** ہم بھی نیکیاں چھپانے والیاں بن جائیں، **اللہ کرے** ہماری نیکیوں کے بارے میں بھی کسی کو علم نہ ہو سکے۔ **اللہ کرے** ہمارے دل میں بھی اخلاص کا ایسا جذبہ پیدا ہو جائے کہ ہم بھی صرف اور صرف رَبِّ کریم کی رضا و خُوشنُودی کی خاطر عمل کریں۔ کیونکہ جو خُوش نصیب مسلمان اخلاص کے ساتھ عمل کرے گا اللہ کریم کے فضل و کرم سے اسے جنّت میں داخلہ نصیب ہو گا، چُنانچہ

اخلاص کے ساتھ عمل کرنے کا انعام

اُمّت پر مہربان، محبوبِ رَحْمٰن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جب آخری زمانہ آئے گا تو میری امّت تین گروہ میں تقسیم ہو جائے گی۔ ایک گروہ صرف اللہ پاک کی رضا کی خاطر عبادت کرے گا، دوسرا گروہ دکھاوے کے لیے اللہ پاک کی عبادت کرے گا اور تیسرا گروہ اس لیے عبادت کرے گا کہ وہ لوگوں کا مال ہڑپ کر جائے۔ جب اللہ پاک قیامت کے دن ان کو اٹھائے گا تو لوگوں کا مال کھا جانے

والے سے فرمائے گا: میری عزّت و جلال کی قسم! میری عبادت سے تیرا کیا ارادہ تھا؟ عرض کرے گا: تیری عزّت وجلال کی قسم! لوگوں کا مال کھانا مقصد تھا۔ اللہ پاک فرمائے گا: اس کی کوئی نیکی میری بار گاہ میں مقبول نہیں، اسے دوزخ میں ڈال دو۔ پھر ریاکاری سے عبادت کرنے والے سے فرمائے گا: میری عزّت وجلال کی قسم! میری عبادت سے تیرا کیا مقصود تھا؟ وہ عرض کرے گا: تیری عزّت و جلال کی قسم! لوگوں کو دکھانا مقصد تھا۔ رب فرمائے گا: تیرے اعمال میں سے کچھ بھی میری بار گاہ میں قبول نہیں، اسے دوزخ میں ڈال دو۔ پھر اخلاص کے ساتھ اپنی عبادت کرنے والے سے فرمائے گا: میری عزّت وجلال کی قسم! میری عبادت سے تیرا کیا مقصد تھا؟ وہ عرض کرے گا: تیری عزّت و جلال کی قسم! میرے اِرادے کو تُو بہتر جانتا ہے، میں نے صرف تیری رضا چاہی۔ ارشاد فرمائے گا: میرے بندے نے سچ کہا، (فرشتو!) اسے جنّت کی طرف لے جاؤ۔[1] ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا: جو دُنیا سے اس حال میں رخصت ہوا کہ اللہ کریم کے لئے اپنے تمام اعمال میں مخلص تھا اور نماز، روزے کا پابند تھا، اللہ کریم اس سے راضی ہے۔[2]

بلا حساب ہو جنّت میں داخلہ یارَبّ | پڑوس خُلد میں سَرْوَر کا ہو عطا یارَبّ
نبی کا صدقہ سدا کیلئے تُو راضی ہو | کبھی بھی ہو نا نہ ناراض یا خدا یارَبّ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۸۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 . . . معجمِ اوسط، ۴/ ۳۰، حدیث: ۵۱۰۵ ملخصا

2 . . . مستدرک، کتاب التفسیر، باب خطبة النبی فی حجة الوداع، ۳/ ۶۵، حدیث: ۳۳۳۰ ملتقطا

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے! اخلاص کے ساتھ عمل کرنے والے ربِّ کریم کو کس قدر پسند ہیں کہ اللہ پاک اپنی رحمت سے انہیں جنّت کی نعمت سے سرفراز فرمائے گا، لہٰذا اگر ہم بھی اپنی عبادات کو اخلاص سے آراستہ کریں گی تو اللہ کریم ہمیں بھی جنّت عطا فرمائے گا۔ اب سوال یہ ہے کہ اخلاص کا جذبہ کیسے پیدا ہو؟ تو آیئے! اپنے دل میں اخلاص کا جذبہ پیدا کرنے کے لئے 12 طریقے سنئے اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کیجئے، اللہ کریم کی رحمت سے امید ہے کہ بہت جلد اپنے عمل میں اخلاص کی خُوشبوئیں محسوس کریں گی۔

اِخلاص پیدا کرنے کے 12 طریقے

(1) جذبۂ اخلاص پیدا کرنے کے لیے سچے دل سے بارگاہِ الٰہی میں گڑ گڑا کر دعا کیجئے۔ (2) جذبۂ اخلاص پیدا کرنے کے لیے اخلاص کے فضائل کا مطالعہ کیجئے۔ (3) جذبۂ اخلاص پیدا کرنے کے لیے بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی سیرت کے اخلاص سے بھرپور ایمان افروز واقعات کو بار بار پڑھئے۔ (4) جذبۂ اخلاص پیدا کرنے کے لیے مخلص بندوں کو ملنے والی نعمتوں کو تصوّر میں لایئے۔ (5) جذبۂ اخلاص پیدا کرنے کے لیے ریاکاری کی تباہ کاریوں کو بار بار پڑھئے۔ (6) جذبۂ اخلاص پیدا کرنے کے لیے مکتبۃُ المدینہ کی کُتُب کا مطالعہ کیجئے، مثلاً احیاء العلوم میں موجود اخلاص اور ریاکاری کا بیان پڑھیں۔ (7) جذبۂ اخلاص پیدا کرنے کے لیے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کو اپنے مطالعہ میں رکھئے۔ (8) جذبۂ اخلاص پیدا کرنے کے لیے مَدَنی چینل پر نشر (Telecast) ہونے والے مختلف پروگرامز دیکھنے یا سننے کی عادت بنایئے۔ (9) جذبۂ اخلاص پیدا کرنے کے لیے مکتبۃُ المدینہ سے جاری

کردہ اَمیرِ اہلسنّت اور دیگر مبلغین کے سنتوں بھرے بیانات پر مشتمل میموری کارڈز قیمتاً طلب کرکے روزانہ اس میں سے ایک بیان سننے کی عادت بنایئے۔ (10) جذبۂ اخلاص پیدا کرنے کے لیے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں پابندی سے شرکت کیجئے۔ (11) جذبۂ اخلاص پیدا کرنے کے لیے مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کرکے ہر اسلامی مہینے کی پہلی تاریخ کو اپنے یہاں کی ذمہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے۔ (12) جذبۂ اخلاص پیدا کرنے کیلیے عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رہیے۔

خُوب مخلص بنوں، میں ریا سے بچوں ہو نگاہِ کرم، تاجدارِ حرم

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۲۴۹)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سنتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتی ہوں۔ تاجدارِ حرم، نبیِ محترم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحبّت کی اس نے مجھ سے مَحبّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہوگا۔[1]

سُنّتیں عام کریں دِین کا ہم کام کریں نیک ہوجائیں مسلمان مدینے والے

سونے جاگنے کی سُنتیں اور آداب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه کے رسالے "**101 مَدَنی پُھول**" سے سونے جاگنے کی سنتیں اور آداب سنتی ہیں: ☆سونے

1 . . . مشکاۃ، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/ ۵۵، حدیث: ۱۷۵

سے پہلے بستر کو اچھی طرح جھاڑ لیجئے تاکہ کوئی نقصان پہنچانے والا کیڑا وغیرہ ہو تو نکل جائے، ☆سونے سے پہلے یہ دعا پڑھ لیجئے: اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْیٰ[1] ☆عصر کے بعد نہ سوئیں عقل زائل ہونے کا خوف ہے۔ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جو شخص عصر کے بعد سوئے اور اس کی عقل جاتی رہے تو وہ اپنے ہی کو مَلامت کرے۔[2] ☆دوپہر کو قیلولہ (یعنی کچھ دیر لیٹنا) مستحب ہے۔[3] حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: غالِباً یہ ان لوگوں کے لیے ہو گا جو شب بیداری کرتے ہیں، رات میں نمازیں پڑھتے ذکرِ الٰہی کرتے ہیں یا کُتُب بینی یا مطالعے میں مشغول رہتے ہیں کہ شب بیداری میں جو تھکاوٹ ہوئی قیلولے سے دَفع ہو جائے گی۔[4] ☆دن کے ابتدائی حصے میں سونا یا مغرب وعشا کے درمیان میں سونا مکروہ ہے۔[5] ☆سونے میں مستحب یہ ہے کہ باطہارت سوئے اور ☆کچھ دیر سیدھی کَروَٹ پر سیدھے ہاتھ کو رُخسار (یعنی گال) کے نیچے رکھ کر قبلہ رُو سوئے پھر اس کے بعد بائیں کروٹ پر[6]، ☆سوتے وَقت قبر میں سونے کو یاد کرے کہ وہاں تنہا سونا ہو گا سوائے اپنے اعمال کے کوئی ساتھ نہ ہو گا، ☆سوتے وقت یادِ خدا میں مشغول ہو تہلیل (یعنی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ) تسبیح (یعنی سُبْحٰنَ اللّٰہ) اور تحمید (یعنی اَلْحَمْدُ لِلّٰہ) پڑھے

---

1 . . . بخاری، کتاب الدعوات، باب مایقول اذا اصبح، ۴/۱۹۶، حدیث: ۶۳۲۵

2 . . . مسند ابی یعلی، مسند عائشہ، ۴/۲۷۸، حدیث: ۴۸۹۷

3 . . . فتاویٰ ہندیۃ، کتاب الکراھیۃ، الباب الثلاثون فی المتفرقات، ۵/۳۷۶

4 . . . بہارِ شریعت، ۳/۴۳۵، حصہ ۱۶

5 . . . فتاویٰ ہندیۃ، کتاب الکراھیۃ، الباب الثلاثون فی المتفرقات، ۵/۳۷۶

6 . . . فتاویٰ ہندیۃ، کتاب الکراھیۃ، الباب الثلاثون فی المتفرقات، ۵/۳۷۶

یہاں تک کہ سو جائے کہ جس حالت پر انسان سوتا ہے اُسی پر اٹھتا ہے اور جس حالت پر مرتا ہے قیامت کے دن اُسی پر اٹھے گا۔[1] ☆جاگنے کے بعد یہ دعا پڑھئے: **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْۤ اَحْیَانَا بَعْدَ مَاۤ اَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ**[2] یعنی تمام تعریفیں اللہ پاک کے لئے ہیں جس نے ہمیں مارنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ ☆جب لڑکے اور لڑکی کی عُمر دس سال کی ہو جائے تو ان کو الگ الگ سُلانا چاہیے۔[3]

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) اور 120 صَفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اور اَمیرِ **اہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مَدَنی پھول"** اور **"163 مَدَنی پھول"** ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور پڑھئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 . . . فتاویٰ ھندیۃ، کتاب الکراھیۃ، الباب الثلاثون فی المتفرقات، ۵/۳۷۶

2 . . . بخاری، کتاب الدعوات، باب مایقول اذا اصبح، ۴/۱۹۶، حدیث: ۶۳۲۵

3 . . . درمختار مع ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، باب الاستبراء وغیرہ، ۹/۶۲۹